بھارت میں شرعی عدالتوں کا نظام
دھام پور ضلع بجنور کی شرعی پنچایت کا ایک فیصلہ

بھارت میں بسنے والے کروڑوں مسلمان وسائل و اسباب کی کمی بلکہ فقدان کے باوجود اپنے دینی تشخص کے تحفظ و بقاء کی صبر آزما جدوجہد میں مصروف ہیں اور ان کی مذہبی قیادت اس جدوجہد کے تقاضوں سے آگاہ ہے شخصی قوانین میں مسلمانوں کے مقدمات و تنازعات کے فیصلے شرعی احکام کے مطابق کرنے کے لیے شرعی عدالتوں (پنچایتوں) کا نظام دن بدن مستحکم ہو رہا ہے اس سلسلہ میں جمعیہ علماء ہند کی طرف سے امارت شرعیہ کا نظام کام کر رہا ہے اور دوسری مسلم تنظیموں کے زیر اہتمام بھی مختلف مقامات پر شرعی پنچایتیں مصروف کار ہیں یو۔پی کے ضلع بجنور میں دھام پور کے مقام پر انجمن فلاح دارین رجسٹرڈ نے ایسی ہی ایک شرعی پنچایت قائم کر رکھی ہے جس کے ایک مقدمہ کی کارروائی درج ذیل ہے

بھارت میں مسلمانوں کی شرعی پنچایتوں کا یہ نظام جہاں غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے لیے اپنے مسائل شرعی احکام کے مطابق طے کرانے کے لیے ایک عملی راستہ اور طریق کار تجویز کرتا ہے وہاں ہم پاکستانی مسلمانوں کے لیے بھی باعث عبرت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے باشندے اپنے شخصی تنازعات کے فیصلے شرعی احکام کے مطابق حاصل کر سکنے کی بجائے قرآن و سنت کے صریح منافی مسلم فیملی لاآرڈیننس کے تحت کرانے پر مجبور ہیں

(ادارہ)

مقدمہ نمبر ۷

مورخہ ۸۷ / ۱۰ / ۸ کو ممتاز بانو بنت محمد اختر صاحب ساکن نہٹور ضلع بجنور نے شرعی پنچایت دہامپور منسلکہ انجمن فلاح دارین کمیٹی میں دعوی دائر کیا کہ میرے شوہر طاہر حسین ولد نظام الدین ساکن نہٹور مقیم حال پونہ مہاراشٹر سے میرا نکاح ۸ سال پیشتر ہوا تھا تقریباً پانچ سال ہو گئے کہ میرے شوہر میری کوئی خبر گیری نہیں کرتے نہ نان و نفقہ نہ حقوق زوجیت ادا کرتے ہیں میں پانچ سال سے بہت پریشان ہوں اب میرے شوہر مذکور نے دوسری شادی بھی کر لی ہے لہذا گذارش ہے کہ مجھے میرے شوہر مذکور سے علیحدہ کر دیا جائے تاکہ میں دوسرا نکاح کر کے اپنی پریشانی دور کر سکوں

شرعی پنچایت نے ۸۷ / ۱۰ / ۳۰ کو بذریعہ ڈاک رجسٹری مدعا علیہ طاہر حسین کو نوٹس بھیج کر طلب کیا مدعا علیہ مذکور نے دو ماہ کے اندر حاضر ہونے کے لیے تحریری طور پر نوٹس کا جواب ارسال کیا

مورخہ ۸۸ / ۱ / ۱ کو مدعا علیہ نے حاضر ہو کر شرعی پنچایت میں بیان دیا جس میں ممتاز بانو اور ممتاز بانو کے والد اپنے سسر سے اپنے تنازعہ اور کشیدگی کا تفصیل سے ذکر کیا اور ممتاز بانو کو بذریعہ ڈاک وغیرہ نفقہ ادا کرنا بھی بتایا نیز اپنا نکاح ثانی کرنا تسلیم کیا۔ صرف ۱۹۸۴ء تک مدعا علیہ نے بذریعہ ڈاک مدعیہ کو نفقہ ارسال کرنے کا ثبوت پیش کیا بعدہ

شرعی پنچایت کے طلب کرنے پر مدعا علیہ نے ۸۸ / ۱ / ۱۵ کو وضاحتی بیان دیا شرعی پنچایت نے مدعا علیہ کے بیان پر غور و خوض اور فریقین کے حالات کی تحقیق و تفتیش کر کے ۸۹ / ۱ / ۹ کو مدعا علیہ کو نوٹس جاری کیا کہ آپ نے اپنی بیوی مدعیہ مذکورہ کو دسمبر ۱۹۸۴ء سے دسمبر ۸۸ تک نفقہ نہیں دیا لہذا ۸۹ / ۱ / ۲۱ تک بذات خود حاضر ہو کر نفقہ ادا کریں بصورت عدم ادائیگی نفقہ عدالت شرعی یکطرفہ فیصلہ کی مجاز ہوگی مدعا علیہ تاریخ معینہ کو حاضر نہیں ہوا اور نہ نفقہ ارسال کیا شرعی پنچایت نے ۸۹ / ۳ / ۲۴ کو دستی نوٹس مدعا علیہ کے پاس ارسال کیا جس کو مدعا علیہ نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ میں یہ نوٹس بذریعہ ڈاک رجسٹری وصول کروں گا۔ شرعی پنچایت کی جانب سے مدعا علیہ کو بار بار نوٹس کے ذریعہ طلب کئے جانے پر حاضر نہ ہونے کی صورت میں آخری بار نوٹس دئے جانے کا فیصلہ کیا اور طے کیا کہ اب مدعا علیہ کے حاضر نہ ہونے پر شرعی حیثیت سے معاملہ طے کر دیا جائے چنانچہ ۸۹ / ۴ / ۱۸ کو مدعا علیہ کو نوٹس ارسال کیا کہ دس دن کے اندر اندر حاضر ہو کر جوابدہی کریں مدعا علیہ مذکور آخری نوٹس پر بھی حاضر نہیں ہوا

شرعی پنچایت نے مقدمہ ہذا کی شرعی حیثیت واضح کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند و مظاہر علوم سہارنپور کے مفتیان کرام سے استفتا کیا مفتی صاحب دارالعلوم نے تحریر فرمایا کہ وہ شرعی پنچایت مدعا علیہ کے نان نفقہ بھیجنے کے بارے میں تحقیق کرے اگر واقعی نان و نفقہ بھیجتا ہے تو فبہا ورنہ اس کی بات غلط ثابت ہونے پر شرعی پنچایت سے متعنت شمار کر کے ممتاز بانو کا نکاح فسخ کر سکتی ہے اور تفریق کے بعد عدت گزار کر کسی دوسرے کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے مفتی صاحب مظاہر علوم نے فرمایا کہ اہل شرعی پنچایت حیلہ ناجزہ حکم زوجہ غیر مفقود کے تحت مندرجہ اصول کے مطابق فیصلہ کر دیں چنانچہ شرعی پنچایت نے حیلہ ناجزہ کے اصول کہ عورت کی مجبوری کی دو صورتوں میں اول عورت کے خرچ کا انتظام نہ ہو سکے نہ عورت حفظ آبرو کے ساتھ کسب معاش پر قدرت رکھتی ہو دوم یہ کہ اگرچہ بسہولت یا بدقت خرچ کا انتظام ہو گیا ہے لیکن شوہر سے علیحدہ رہنے میں ابتلا معصیت کا قوی اندیشہ ہے (حیلہ ناجزہ ص ۱۸۰)

نیز کفایت المفتی ص ۹۶ ج نمبر ۶ میں تحریر ہے کہ ان حالات میں کہ شوہر نہ نان نفقہ دیتا ہے نہ عورت کو آباد کرتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور نہ عورت کے گزارے اور حفظ عصمت کی کوئی شکل ہے عورت کو حق ہے کہ مسلمان حاکم کی عدالت میں اپنے نکاح فسخ کا دعوی پیش کرے حاکم شوہر کے ان مظالم کی تحقیق کر کے نکاح فسخ کر کے عورت کو نکاح کی اجازت دے دے تو عورت عدت پوری کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے اگر عدالت میں مسلمان حاکم نہ ہو تو مسلمانوں کی کوئی پنچایت ایسی ہو جو اس قسم کے فیصلہ کی طاقت رکھتی ہو تو شرعی عدالت ایکٹ نمبر ۲۴، نمبر ۲۷ کی رو سے نکاح فسخ کر سکتی ہے لہذا شرعی پنچایت دہام پور نے مندرجہ بالا احکام کی روشنی میں مقدمہ ہذا کے سلسلہ میں درج ذیل فیصلہ کیا۔ فیصلہ = متفقہ طور پر طے کیا گیا کہ مقدمہ نمبر ۷ کے سلسلہ میں مدعیہ اور اس کے شوہر کے درمیان بطور فسخ نکاح تفریق کی جاتی ہے مدعیہ کو حکم کیا جاتا ہے کہ وہ آج ۱۰ مارچ ۱۹۹۰ء سے عدت گزارے اس فیصلہ پر مولانا عبدالسمیع، مولانا اکبر قاسمی، مولانا محمد رفیق قاسمی، مولانا خلیل احمد اور دوسرے حضرات کے دستخط ہیں۔